(إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ) ترجمہ: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔ (فاطر:٦)۔

عالمگیریت

اور امریکی مفادات

تالیف:

ابو عبد اللہ محمد بن سعید رسلان حفظہ اللہ

مترجم:

اجمل منظور المدنی

عرض مترجم

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ،

حمد وثناء کے بعد:

شیخ محمد بن سعید رسلان حفظہ اللہ سرزمین مصر کے ایک غیور سلفی عالم دین اور متحرک داعیہ ہیں، باطل تحریکوں اور جماعتوں کو ایکسپوز کرنے میں معروف ہیں، شیخ نے اپنی تحریروں اور خطابات کے اندر جہاں دین اسلام کے حقیقی چہرے کو دکھایا ہے، صحیح اسلامی عقیدے اور سلفی منہج کو واضح کیا ہے۔

وہیں دوسری طرف منحرف اور باطل افکار کی حامل تنظیموں کی بھی قلعی اتاری ہے، بطور خاص دین کے نام پر تجارت کرنے والی خارجی اخوانی تنظیم کہ انکے باطل افکار اور فاسد عزائم کو کھول کر رکھ دیا ہے۔

آپ نے علوم حدیث کے اندر ماجستیر اور دکتوراہ کیا ہے، ماجستیر میں آپ کے رسالے کا عنوان (ضوابط الروایہ عند المحدثین) تھا جبکہ دکتوراہ میں آپ کے رسالے کا نام (الرواۃ المبدعون من رجال الکتب الستہ) تھا۔

آپ وزارت اسلامی مصر کی طرف سے داعی اور خطیب ہیں، لیکن اخوانیوں کی شکایت کی وجہ سے ۲۰۱۸ میں آپ کو خطاب کرنے روک دیا گیا، لیکن شکایت کے جھوٹی ہونے اور محض الزام کی وجہ سے پھر دوبارہ اجازت مل گئی۔

خطابت اور درس کے ساتھ آپ نے بہت ساری کتابیں بھی تالیف کی ہیں جن میں چند

درج ذیل ہیں:

-قناہ السویس الجدیدہ والتوکل علی اللہ

-سمات الشخصیۃ الجدیدۃ

-فضل العلم وآداب طلبتہ

-حول حیاۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ

-ذم الجہل وبیان قبیح اثرہ

-عداوۃ الشیطان

-حسن الخلق

-شان الکلمۃ فی الاسلام

-آفات العلم

-فضل العربیہ

-ضوابط الرمی بالبدعہ

-الشعارات وحدہا لاتکفی

-وقفات مع سید قطب

-الوضع فی الحدیث وجھود العلماء فی مواجھتہ

-العولمۃ والمصالح الامریکیہ

دعاء کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین اس رسالے کو نفع بخش بنائے، اور عالم اسلام کے اندر حالیہ

بحران کے پیچھے نادیدہ سازشوں اورموجودہ خلفشار کے حقیقی سرپرستوں کوسمجھنے میں کارآمد بنائے،
اورتمام مسلمانوں کو ہرشر وفتن سے محفوظ رکھے۔

اللہ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے،اورتوفیق دے کہ آپ کا بھی شماران مجاہدوں میں ہو
جوحکمت وموعظت کے ساتھ کتاب وسنت کی طرف دعوت دیتے ہیں،ان ربی لسمیع الدعاء۔آمین

کتبہ

د/ اجمل منظورالمدنی

عالمگیریت
اورامریکی مفادات

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره ونستهديه، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله.

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران:102]، {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} [النساء:1]، {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا} (الأحزاب:۷۱)۔

أما بعد فإن أصدق الحديث كلام الله، وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم، وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار. اما بعد:

ایک بچہ اپنی والدہ کے ساتھ ایک محلے میں رہتا تھا، اس کی ماں کو اسکے باپ نے طلاق دے دیا تھا، اس محلے کا سردار ایک میوہ فروش تھا، جو بڑا فاجر و فاسق تھا وہ لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتا تھا۔

اور شاید ہم میں سے اکثر یہ جانتے ہوں کہ اس بچے کے ساتھ بہلانے پھسلانے والی چیزوں کے ذریعے کیسے کھلواڑ کیا جاتا تھا۔

چنانچہ وہ میوہ فروش جب فسق و فجور کا ارادہ کرتا تو اس بچے کو ایک میوہ دیکر اس کی ماں کے پاس بھیجتا کہ جا کر اپنی ماں سے کہنا کہ معلم نے سلام کہا ہے اور نصف شب میں وہ زیارت کیلئے آئیں گے۔

وہ بچہ اس پیغام کو اس کے سوا کچھ نہیں سمجھتا تھا کہ اسے اپنی ماں تک پہونچا دینا ہے اور بس، چنانچہ وہ اسی طرح من وعن پہونچا دیتا تھا، اس کا ذہن تو صرف میوہ پر ہوتا تھا۔

پھر ہوتا یہ تھا کہ اسکی ماں اسے میوہ دے دیتی جو اسے کھا کر نصب شب سے قبل ہی سو جاتا تھا کچھ تو بے انتہا آسودگی کی وجہ سے اور کچھ تو عمر (بچپنے) کی وجہ سے!!

اس طرح اس میوہ کا استعمال کر کے بچے کی ماں کی عصمت تار تار کی جاتی تھی اور اس جرم کا ارتکاب خود اسی کے گھر میں کیا جاتا تھا۔

آج اسی بہلانے پھسلانے کا جرم مغربی شیاطین ہمارے مسلم نوجوانوں کے ساتھ کر رہے ہیں جو آزادی یا جمہوریت یا لبرل ازم کے نام پر ہمیں بہلا پھسلا کر اسی طرح بیوقوف بناتے ہیں جس طرح میوہ فروش میوہ کے ذریعے اس بچے کو بیوقوف بناتا تھا۔ اور یہ بھی اسی طرح اپنے تمام

بہلانے والے سامان کے ساتھ آج ہمارے گھروں میں داخل ہو چکے ہیں۔
اس میوہ سے مراد حقیقی نہیں بلکہ پلاسٹک کا میوہ مراد ہے۔

* بروتو کولات علمائے صہیون کے بارہویں پروٹوکول میں کہا گیا ہے:
" آزادی کے لفظ کو ہم کئی معنوں میں استعمال کر سکتے ہیں:
آزادی یعنی عمل کا وہ حق جسکی اجازت ہمیں قانون دیتا ہو۔
اسی تعریف کی روشنی میں ہم آزادی کے ذریعے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
اور یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے!
کیونکہ قانون اسی بات کی اجازت دے گا جسے ہم چاہیں گے۔
(بروتو کولات علمائے صہیون، بارہواں پروٹوکول، ص ۲۱۰)۔

* جبکہ یہ حقیقت میں کوئی آزادی نہیں ہے؛ اسلئے کہ سزادی تو اس حق کا نام ہے جسکے استعمال کرنے کی اجازت قانون دے رہا ہو۔
اور چونکہ قانون کے ذریعے وہی طے کریں گے کہ جس چیز کی اجازت ہے اور کس چیز کی اجازت نہیں ہے، اس بنیاد پر اس میوے کا استعمال ہی ہمارے لئے بہتر ہوگا جس کے ذریعے ہم ان کے گھروں اور سڑکوں تک پہونچ سکتے ہیں، اور یہ میوہ کوئی حقیقی میوہ نہیں بلکہ یہ پلاسٹک کا میوہ ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں، اس سے صرف ہم ہی فائدہ اٹھائیں گے۔

معلوم ہوا کہ یہ مزعومہ میوہ حقیقی نہیں بلکہ پلاسٹک کا میوہ ہے جس کے ذریعے یہ قوموں کو بیوقوف بناتے ہیں، اور اپنے مقاصد میں استعمال کرتے ہیں۔

* ورنہ میں کہتا ہوں کہ:

-افغانی قوم کو آزادی کیوں نہیں؟

-وہ قوم جسے سالوں سے کچلا جارہا ہے!

-عراقی قوم کو آزادی کیوں نہیں؟

-وہ قوم جسے سالوں سے مارا جارہا ہے!

-وہ قوم جسکے پاس تیل کا خزانہ ہے۔

-فلسطینی قوم کو آزادی کیوں نہیں؟

-وہ قوم جس کا سالوں سے محاصرہ کر کے ستایا جارہا ہے!

-آخر جارج بش سینئر پر عالمی عدالت میں مقدمہ قائم کیوں نہیں کیا گیا جس نے انسانیت پر لاکھوں جرائم کیئے ہیں؟

-جس نے عراقی قوم کو تباہ کیا ہے، عراقی بچوں کو مارا ہے، جس نے عراق کی دولت تباہ کردی؟!

-آخر جارج بش جونیئر پر عالمی عدالت میں مقدمہ کیوں نہیں کیا گیا جس نے افغانستان میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے؟!

-جس نے عراق میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

-جس نے ابوغریب جیل اور گوانتاناموبے کی جیل میں انسانیت سوز مظالم ڈھائے ہیں۔

-آخر ان انسانی مظالم کو ان تک ختم کیوں نہیں کیا جا رہا ہے؟!

-کیا انکے لئے آزادی اور اظہار رائے کی گنجائش نہیں ہے؟!

-آخر عالمی عدالت میں شارون اور اس سے پہلے اور بعد کے اسرائیلی صدور پر مقدمہ قائم کیوں نہیں کیا گیا جنہوں نے فلسطینیوں پر مظالم ڈھائے ہیں؟!

-پورے خطے کو عقوبت خانوں میں تبدیل کر دیا ہے؟

-جہاں پر بھک مری اور بے روزگاری عام ہے!

-جہاں پر جبر و استبداد اور قتل و خونریزی کا بازار گرم ہے!

-جہاں پر بے گناہوں کو بلا مقدمہ کے عقوبت خانوں میں ڈال دیا جاتا ہے!

-کیا کبھی انہوں نے یہ سوچا کہ ہم بھی کم از کم انکی طرح ایک انسان ہیں؟!

-کیا وہ صرف اپنی مصلحتوں اور مفاد پر چلتے ہیں؟!

-کیا اس دنیا میں صرف انہیں کے مقاصد ہیں باقی دوسرے انکے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے بنے ہیں؟!

-کیا بے گناہوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ وہ اپنا درد لوگوں کو سنا سکیں؟!

-اور اپنی مظلومیت کی کہانی اور ظالموں کے بربریت لوگوں کے سامنے عیاں کر سکیں؟!

-کیا انہیں یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے ظالموں کی ملامت کر سکیں؟!

* اے نوجوانان ملت! اس جعلی اور جھوٹے میوے سے دھوکہ نہ کھائیں، حریت اور اظہار رائے کی آزادی کے جھوٹے وعدوں پر نہ جائیں۔

یہ فاسقوں کا راستہ ہے جسکے واسطے وہ تمہارے گھروں کے اندر پہونچنا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کے عقیدے کو مٹانا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کی عزت وآبرو سے کھیلنا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کی تاریخ کو مٹانا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کی شناخت کو مٹانا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کی دولت کو لوٹنا چاہتے ہیں۔

یہ آپ کا ملک برباد کرنا چاہتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ انسانیت کی تباہی چاہتے ہیں۔

* کیا مسلمانوں کو الفرقان الحق نامی قرآن کے بارے میں یاد نہیں رہا کہ جب ان لوگوں نے قرآن مجید کی جگہ پر اس کتاب پر چلنے کا مطالبہ کیا تھا؟!

حتی کہ کئی مسلم ملکوں میں قرآن کے نام پر اسے رواج بھی دیا گیا!

تاکہ مسلمانوں کو روایت پسندی سے نکال کر جدت پسندی کی طرف لایا جائے!

تاکہ مسلمانوں کو پچھڑے پن اور تخلف سے نکال کر ترقی کی راہ پر لایا جاسکے!

تاکہ مسلمان بھی دور جدید کی تہذیب وثقافت کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چل سکیں!

اور یہ بھی ترقی کے میدانوں میں سب کے ساتھ ہاتھ بٹائیں!

جی ہاں انہیں گمانوں اور وعدوں کے ساتھ یہ ہمارا عقیدہ ختم کرنا چاہتے ہیں۔

کیا مصریوں کو یہ یاد نہ رہا کہ کس طرح ہمارے ملک میں شیطان کے پجاریوں کی ایک جماعت تیار کی گئی تھی جسے ۲۷/ جنوری ۱۹۹۷ء میں گرفتاری کا حکم ہوا تھا۔

یہ دراصل نوجوانوں ہی کی ایک جماعت تھی جسے تیار کیا گیا تھا تا کہ وہ اللہ کا چھوڑ کر شیطان کی پوجا کریں اور مسلم معاشرے میں اس فکر کو عام کریں۔ یہ فکر مغرب میں عام ہے جسے مسلم معاشرے میں بھی یہ عام کرنا چاہتے ہیں۔

* کیا جاتا ہے کہ جن شیطان کے پجاریوں کو مصر میں گرفتار کیا گیا ان کی تعداد ۸۶/ تھی جن میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دونوں تھے، انکی عمر ۱۴/ سے ۲۴/ سال کے درمیان بتائی جاتی ہے۔

یہ سارے لڑکے لڑکیاں بیرونی ممالک سے پڑھے ہوئے تھے، اور انکا تعلق مالدار گھرانوں سے تھا جو حریت اور آزادی کو دوسروں سے الگ معنوں میں لیتے ہیں۔

اس لئے کہ انہیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہوتی ہے اور وہ اس سے بھرپور لطف بھی لیتے ہیں، انہیں کبھی بے روزگاری اور قلت عیش کا سامنا نہیں رہا ہے۔ اور نہ ہی معاش کیلئے انہیں زندگی میں کبھی محنت اور مشقت اٹھانی پڑی ہے۔

اسی لئے وہ ہر طرح کی آزادی چاہتے ہیں:

خواہ وہ آزادی کفر کی ہے!

خواہ رب کی بندگی سے چھٹکارا پانے کی آزادی ہے!

تاکہ وہ اپنی پسند سے شیطان کی پرستش کریں!

اوراسی طرح ہم جنس پرستی اورلواطت کا ننگاناچ کریں جوکہ اس عقیدے کا حصہ ہے!

مصر میں موجود بیرونی مدارس کے پڑھے لکھے یہ بچے کارپوریٹ اور بیروکریٹ طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔

*تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ان بچوں نے دراصل یہ عقیدہ ان یہودیوں کے بیچ میں رہ کر سیکھا اوراپنایا تھا جومصر کے اندرطابا بارڈر کی طرف سے غیرقانونی طور پر گھس آئے تھے،اورانہوں نے ان بچوں اوربچیوں کوجنس،نشہ آوراشیاءاورشراب کی لالچ دیکر پہلے اپنی حال میں پھنسایا تھا۔

اسی طرح کیا مصریوں کو یہ یاد نہ رہا کہ میں ۲۰۰۱ءمیں کن لوگوں کو گرفتارکیا گیا تھا؟!

جن کی تعداد ۲۵/تھی،جوہم جنس پرستی میں مبتلا تھے،شیطان رجیم کے پجاری تھے،ان پر ادیان ومذاہب کی گستاخی کاالزام تھا۔

اسی طرح وہ دین اسلام کے نام پرہنسااورتخریبی افکارکو پھیلارہے تھے!

ان لوگوں کو جب گرفتارکیا گیااس وقت یہ نہرنیل کے اندرایک جہاز پرسوارتھے،جس کے اندرموجود ایک رقص گاہ کو انہوں نے اکٹھا ہونے کااڈہ بنایا ہوا تھا،اوروہیں پریک جمع ہوکر شراب وکباب کی محفلیں منعقد کرتے تھے،اورایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے تھے۔

ان میں کچھ مرد جوڑا بنتے تھے اورکچھ عورت جوڑا،اوراس میں کسی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ شیطان کے پجاری ہم جنس پرست تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آخر سیکورٹی کونسل میں صبح وشام بیٹھکیں کس لئے ہوتی ہیں؟
آخر اقوام متحدہ کی سیکریٹری آفس میں لوگ نشتیں کیوں کرتے ہیں؟
کیوں کہ کہیں نہ کہیں کسی ملک میں ظلم ہو رہا ہوتا ہے اور وہاں شکایتیں جاتی ہیں!
لیکن یہاں پر صبح وشام ظلم وستم کئے جاتے ہیں، بندر اور خنزیر کی اولادیں شب وروز مظالم ڈھاتے ہیں۔

-فلسطین میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-افغانستان میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-صومال میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-عراق میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-سیریا میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-برما میں مسلمانوں پر مسلسل ظلم ڈھایا جارہا ہے!

-انہیں بکریوں کی طرح ذبح کیا جارہا ہے!

-کیا یہ انسان نہیں ہیں؟!

-انکے لئے آخر اقوام متحدہ کی سیکریٹری آفس میں لوگ نشتیں کیوں نہیں کرتے ہیں؟!

-انکے لئے آخر اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں لوگ بیٹھک کیوں نہیں کرتے ہیں؟!

-سیکورٹی کونسل سے آخر ان مظالم کے خلاف قرارداد پاس کیوں نہیں ہوتے؟!

-کیا یہ مذمتی قرارداد بھی پاس نہیں کرسکتے؟!

-آخر یہ صرف مسلمانوں ہی کے ساتھ یہ بے توجہی کا مظاہرہ کیوں کر رہے ہیں؟

-کیا صرف انہیں کا خون مہنگا اور ہمارا سستا ہے؟!

-کیا انہیں کی جانیں صرف قیمتی ہیں؟!

-کیا آزادی صرف انہیں کیلئے مخصوص ہے؟!۔

-نہیں، ہرگز نہیں!!

-یہ دراصل اپنے تیل کی حفاظت میں!

-اپنی دولت کی حفاظت میں!

-تاکہ لوگ مار مچائیں!

-مشرق اسلامی کی تذلیل کریں!

-تاکہ عالم اسلام کو مغرب کیلئے تجارتی منڈی بنائیں!

-دراصل شیطانی گروہ عالمگیریت کے نام پر عالم اسلام کے اوپر اپنے بال و پر پھیلانا چاہتا ہے۔

-یہ عالمگیریت کفر و اسلام کے درمیان آخری کشمکش ہے۔

-یہ عالمگیریت ایک فکری مذہب ہے جو پوری دنیا کو ایک عالم یا بستی بنانا چاہتی ہے، جہاں سب ایک ہی تہذیب و ثقافت اور کلچر کا حصہ بن کر رہیں۔

-اسی عالمگیریت کے تحت تمام علاقائی رسم و رواج کو ختم کیا جائے گا!

-اقتصادی اور معاشی حالت کو بدلا جائے گا!

-ثقافتی اور تہذیبی روایات کو مٹایا جائے گا!

-سماجی اور معاشرتی عادات وحالات میں تبدیلی کی جائے گی!

-دینی فرق کو یکسر ختم کیا جائے گا!

-قومی اور وطنی فرق بھی مٹ جائے گا!

-اس عالمگیریت کے تحت سب کو جدید سرمایہ دارانہ نظام کے اندر منسلک ہونا پڑے گا!

-اور اسے امریکی نظام طے کرے گا جو خود کو دنیا کا سپریم سمجھتا ہے اور جدید عالمی نظام کا حامی اور سرپرست مانتا ہے۔

بہت سے مسلمان اسی معصوم دھوکے میں پڑے ہوئے بچے کہ مانند ہیں جو بڑی معصومیت کے ساتھ میوہ فروش سے میوہ لے لیتے ہیں اور اپنی قوم تک اسے بسہولت پہونچا دیتے ہیں لیکن پیغام کے مضمون اور حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں!

وہ ان نتائج سے بھی آگاہ نہیں ہوتے جو اسکی وجہ سے امت پر مرتب ہوتے ہیں!

جس کی وجہ سے بعد میں عصمت دری، عزت وآبرو کے کھلواڑ، قتل وخونریزی اور املاک کی تباہی، تابناک تاریخ کی بربادی، اسکی شناخت اور معالم کو مٹانا اور اس طرح کی دیگر تباہیوں کا ننگا ناچ کرتے ہیں!

اکثر مسلمان انکی مکاریوں اور سازشوں کو نہیں سمجھتے بلکہ وہ صرف واقعے کے ظاہر یو دیکھتے ہیں اور اسی پر غور وفکر کرتے ہیں۔

اسکے باطن میں اور پس پردہ یہ کیا کھیل کھیلتے ہیں اس سے ناواقف ہوتے ہیں۔

یہ فکر وعمل سے عاری ہیں، عقل کو ایک جانب رکھ دیا ہے، اسی لئے ناکامی اور تباہی کا منظر ہر سو

چھایا ہوا ہے۔

بلکہ انکی حالت اس بکری کی طرح ہے جسے قصاب کے سامنے کٹنے کیلئے پیش کر دیا جاتا ہے مگر وہ دم تک نہیں ہلاتی۔

* چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی کی کشمکش:

* امت محمدیہ کے متوالو! جو معرکہ اور جنگ حق و باطل اور ابلیس و آدم کے درمیان چھڑی ہے وہ تاقیامت چلتی رہے گی، یہ چراغ مصطفوی اور شرار بولہبی کی کشمکش کا سلسلہ بند نہیں ہوگا، ارشاد باری تعالی ہے: (إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ) ترجمہ: بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔ (فاطر: ٦)۔

وہ ایک دن کیلئے بھی تم سے غافل نہیں ہوا ہے!

تمہاری نگاہوں کے سامنے تمہاری اولاد کا شکار کرتا ہے اپنے ان ایجنٹوں اور ان چیلوں کے ہاتھوں جو تمہاری ہی زبان بولتے ہیں، تمہاری ہی قوم سے ہیں، تمہاری ہی سرزمین پر رہتے ہیں اور تمہارے ہی ساتھ شب و روز بتاتے ہیں مگر تمہارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتا، اور وہ دندناتا پھر رہا ہے۔

اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا گروہ تیار کر دیا جو اللہ کی عبادت چھوڑ کر شیطان کے

پجاری بن گئے جنہیں شیطان کے پجاری کہا جا رہا ہے اور وہ اس پر فخر کر رہے ہیں!!

سوال یہ ہیکہ ان لوگوں کو چھ ہزار جنیہ کی ضمانت پر جیل سے کس نے نکالا؟ اور وہ اس وقت کہاں ہیں؟!

اس وقت اس شیطانی تنظیم کے پیروکار کہاں ہیں؟

اس تنظیم کا چلانے والا کون ہے؟

اس تنظیم کا مقصد اس مسلم ملک کے اندر کیا ہے؟

صرف مقلد اور دوسروں کی باتیں سن کر بلاتحقیق ماننے والے نہ بنو۔

وطن کو لوٹا جا رہا ہے!

حکومت واقتدار کی ہیبت کو عوام کے دل سے ختم کیا جا رہا ہے!

اعدائے اسلام بلکہ اعدائے انسانیت پروپیگنڈوں کا جال بچھا چکے ہیں!

مسلمانوں کے خون اور گوشت کو حلال کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں!

اس پرفتن اور پرآشوب ماحول میں ایک عقل منداور ذی ہوش وہی ہے جو ظاہر پرستی کے ساتھ عقل وخرد سے کام لیتے ہوئے ہر معاملہ میں غور وفکر سے کام لے تاکہ ہر شر سے نجات مل سکے۔

ایک عقل مند وہی ہے جو خیر وشر کے درمیان موازنہ کرے اور جو خیر ہو اسی کو اختیار کرے اور اسی کیلئے کوشش صرف کرے۔

ایک عقل مند جذبات کی رو میں نہیں بہتا ہے اور نہ طیش میں آکر انفعالیت کا شکار ہوتا

ہے۔

بلکہ وہ طیش کے وقت توازن اور اعتدال پر قائم رہتا ہے۔

کیونکہ جب طیش و غضب کا وقت ہوتا ہے اس وقت توازن اور اعتدال پسندی ختم ہو جاتی ہے ایسے موقع پر صبر و تحمل اور خاموشی ہی انفعالیت اور جذبات سے دور رکھ سکتی ہے۔

اسلئے اس تابع مہمل کی طرح مت بنیں جو ہر آواز کے پیچھے سرپٹ بھاگ پڑتا ہے۔

اور اپنے رب کا خوف کھائیں، اپنے دین میں، اپنے آبرو میں اور اپنے ملک و وطن میں۔

اپنے رب کا خوف کھائیں دین اسلام میں اور اس ملک کے اندر، کیونکہ یہ ابنائے وطن کے کندھوں پر ذمیداری اور امانت ہے، جس کے بارے میں بروز قیامت سوال ہوگا۔

اگر کوتاہی کی ہوگی اور اسے ضائع کیا ہوگا تو تاریخ انہیں کبھی بھی نہیں بخشے گی۔

آنے والی نسلیں انہیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گی۔

کیونکہ انہوں نے ایمان کی امانت کو ضائع کر دیا ہے، اور علم و یقین کے اندر انہوں نے خیانت کی ہے اسی لئے انہیں وہ جدھر چاہتے ہیں گھماتے رہتے ہیں خواہ انہیں اس کا علم ہو یا نہ ہو!

انہیں کے ہاتھوں اعدائے اسلام مسلمانوں کے خلاف اور اس وطن کے خلاف اپنی سازشوں کو پورا کرتے ہیں!

اور انکی یہ سازش پورے اسلامی عرب خطوں میں ہے کہ عربوں کی اسلامی شناخت کو ختم کیا جائے، اور سارے مسلمان ان کے بتائے ہوئے منہج اور طریقے پر چلنے لگیں کیونکہ ساری دنیا کے

مسلمان انہیں کے تابع رہے ہیں کیونکہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:(بلسان عربی مبین) ترجمہ: فصیح عربی زبان میں ۔(الشعراء:۱۹۵)۔

پوری دنیا کے مسلمان انہیں کی طرف دیکھتے ہیں، انہیں کے تابع ہیں، اور دین کے معاملات میں انہیں کے پیچھے چلتے ہیں،اور انہیں سے سیکھتے ہیں،حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والون کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلائے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔“(صحیح مسلم:۲۶۷۴)۔

* یہ عالمگیریت جو تم پر تھوپی گئی ہے خواہ اسکا شعور تمہیں ہو کہ نہ ہو، اس نے تمہاری اسلامی اور عربی تمام شناخت کو مٹانے کی ٹھان رکھی ہے، کچھ تو مٹا دیئے گئے اور کچھ اندر رد و بدل کر دیا گیا اور کچھ کی جڑیں ہلا دی گئی ہیں۔

یہ عالمگیریت جو تم پر تھوپی گئی ہے خواہ اسکا شعور تمہیں ہو کہ نہ ہو اس کا مقصد اور نصب العین

تمہیں تمہارے سے فارغ کرنا ہے، تمہاری پہچان کو مٹانا ہے تاکہ تم بغیر جڑ اور بنیاد کے انکا پٹھو بن کر رہو، اسی طرح چلتے رہو اور وہی کچھ کرتے رہو جو وہ آرڈر دیں اور جو انکی مرضی ہو۔

ان کی کوششیں انتہا کو پہونچ چکی ہیں، تاکہ وہ اپنے تیسرے ہیکل کی بنیاد رکھ دیں اور اپنے رب کی خاطر قربانی پیش کر دیں!!

اس کام میں صلیبی، یہود اور صہاینہ سب ملکر ہاتھ بٹا رہے ہیں، کیونکہ یہ سب ایک ساتھ ایک ہی مسیح اور ایک ہی نجات اور مکتی دینے والے کے منتظر ہیں!

یہ سب اسی کے انتظار پر متفق ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے!

اور حقیقت یہ ہیکہ صرف یہودی اپنے مسیح موعود کو نجات دینے والا سمجھتے ہیں۔

جبکہ دوسروں کے مسیح کو وہ مسیح الدجال کہتے ہیں۔

اور ہم مسلمانوں کے نزدیک ان دونوں مسیح مسیح الدجال ہے۔

* عالمگیریت کے عناصر:

* وہ عالمگیریت جو مسلمانوں کے دیار پر چھا چکی ہے اور بہت کچھ تباہی مچا چکی ہے اسکے کیا عناصر ہیں؟

اسکے بنیادی عناصر درج ذیل ہیں:

اسکا پہلا اور اہم عنصر سرمایہ دارانہ معاشی نظام ہے، کیونکہ جب سے سرمایہ دارانہ نظام کا اشتراکی نظام پر غلبہ ہوا ہے اسی وقت سے اس نظام نے مختلف معاشی پالیسیوں اور تجارتی اصولوں

اور اداروں کے ذریعے پوری دنیا میں اپنے بال و پر بکھیر چکا ہے۔

مارکٹ ویلیو، آزاد تجارت، کھلی عالمی منڈی، تجارتی مبادلہ، سامان اور پونجی کی منتقلی، معلومات، اسکیم، اشخاص اور پڑوڈکٹ کی فراہمی ہی مروجہ اقدار بن چکے ہیں۔

اور یہ سب اقوام متحدہ کے تابع عالمی اداروں کے ذریعے کیا جاتا ہے، بطور خاص عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی ایجنسی۔

اسی طرح ان بین الاقوامی معاہدوں کے ذریعے جنہیں یہ ادارے تسلیم کرتے ہوں جیسے گاٹ معاہدہ اور دیگر بین الاقوامی تجارتی معاہدے۔

انہیں تجارتی معاہدوں کے ذریعے لوگوں کو یک چوپایوں کی طرح ہانک رہے ہیں اور لوگ ہیں کہ اس ملعون قافلے سے ملنے کیلئے پتنگوں کی طرح بھاگے جا رہے ہیں۔

* اس عالمگیریت کا دوسرا عنصر اسکا یک قطبی ہونا ہے، چنانچہ جب سے سوویت یونین کا سقوط ہوا اور اسکی عالمی عسکری تنظیم وارسو پیکٹ بکھر گیا اسی وقت سے امریکہ دنیا کی قیادت میں منفرد ہو گیا۔

تاریخ میں عسکری اور اقتصادی پیمانے پر کوئی حکومت اب تک اس قدر طاقتور نہیں ہوئی ہے جتنی اس وقت امریکہ ہے، اور اسی چیز نے اسے دوسروں پر فوق تر بنایا ہے کہ یہ اپنی انہیں طاقتوں کی بنیاد پر دوسروں سے ہر میدان میں آگے نکل چکا ہے خواہ وہ:

-اقتصادی میدان ہو۔

-یاسیاسی میدان ہو۔

-ثقافتی میدان ہو۔

-یاسماجی میدان ہو۔

یہ دراصل امریکن ایمپائر کا خواب دیکھ رہے ہیں جس کے تحت پوری دنیا آجائے،اور اسی نظام میں شامل ہو جائے،اسکی آئیدیالوجی کو قبول کرلے،اسکی فکرورجحان کوتسلیم کرلے حتی کہ اسکے عادات ورسوم کوبھی مان لے۔

انکی آرزو تو یہ بھی کہ بیسویں صدی کوامریکی صدی کانام دیا جائے۔

اسی لیے انہوں نے مشہور کررکھا تھا کہ بیسویں صدی کے آخر میں مسیح کا نزول ہوگا،لیکن انکا گمان صرف گمان ہی رہااور اپنے مقصد میں نامرادو ناکام ہوگئے۔

اب انہوں نے اس صدی کواگلی صدی کیلئے منتقل کردیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگلی صدی امریکی صدی ہوتی ہے یا پھر بھیڑ کی سینگ ہوتی ہے یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

* جدید ٹکنالوجی کا انقلاب:

* عالمگیریت کے عناصر میں سے تیسرا اہم عنصر ٹکنالوجی اور علم جدیدہ کا انقلاب ہے۔

اگر تاریخی طور پر دیکھا جائے تو نوع بنی انسانیت بہت سارے علمی انقلابات سے گزری ہے جن میں بھاپ کے انجن کا انقلاب،بجلی کا انقلاب،ایٹم کا انقلاب اور آخری انسانی انقلاب ٹکنالوجی

کی شکل میں بہت اہم ہیں، بطور خاص کمپیوٹر کی دنیا جو کہ اپنی سرعت اور معلومات میں ایک حیرت انگیز دنیا ہے۔

یہی کمپیوٹر ہے کہ جس کی مدد سے سکنڈوں اور منٹوں میں وہ کام پورے ہو جاتے ہیں جن کے کرنے میں سالوں سال لگ جاتے ہیں۔

اس میدان میں دوسرا حیران کن معلومات کی منتقلی اور روابط کی سہولت ہے کہ جس کے ذریعے افراد اقوام اور دنیا کے تمام ایک دوسرے سے جڑتے ہیں جب چاہتے ہیں، وہ بھی بڑی آسانی سے۔ اور اپنا سامان چند گھنٹوں اور چند دنوں میں دنیا کے کسی بھی مقام تک پہونچا سکتے ہیں جبکہ وہی سامان پہلے ہفتوں اور مہینوں میں منتقل ہوتے تھے۔

سافٹ معلومات کی منتقلی اور جدید روابط کیلئے الیکٹرک کیبل، فاکس، فون، موبائل، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی چینلز اور انٹرنٹ جیسی جدید سہولیات کا استعمال کرتے ہیں اور اسکے لئے دو ہزار سے زائد سیٹلائٹس فضا میں کام کر رہے ہیں۔

اسکے علاوہ معلومات کی منتقلی اور روابط کیلئے کمپیوٹر، ای میل اور انٹرنیٹ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے جس میں خرچ بہت کم پڑتا ہے۔

بلکہ موجودہ دور میں سماجی، سیاسی اور ثقافتی پیمانے پر معلومات کی منتقلی ملک کے اہم مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ اور ملک کے تمام ادارے اور تنظیمیں اور جماعتیں اس پر اچھا خاصا پیسہ صرف کرتی ہیں۔

عرب ممالک میں جو نئی بغاوتیں پھوٹی ہیں وہ تم سے دور نہیں ہیں، جن کے اندر اسی

ٹکنالوجی نے اودھم مچایا تھا۔

اسی جدید ٹکنالوجی کا استعمال کرکے یعنی سوشل میڈیا کے ذریعے باغی جہاں چاہتے جمع ہوجاتے، اور اسی پلیٹ فارم سے سب ایک ٹارگٹ پر متحد رہتے، انہیں کچھ بھی انجام دینا ہوتا تو ساری ہدایات انہیں اسی پلیٹ فارم سے گھر بیٹھے مل جایا کرتی تھیں۔

لیکن میری قوم اس قدر جاہل اور اپنے انجام سے غافل ہے کہ اسے یہ بھی شعور نہیں کہ اس میڈیا کی چابی ہمارے دشمنوں کے ہاتھوں میں ہے، وہ جو چاہ رہے ہیں ہم اسے پورا کر رہے ہیں۔ان کے مقاصد میں ہم استعمال ہو رہے ہیں خواہ اسکا شعور ہمیں ہو کہ نہ ہو۔

*عالمگیریت کے آثار ومقاصد:

آخر وہ کون سے اہداف ومقاصد اور آثار ونتائج ہیں جو عالمگیریت کی وجہ سے عالم اسلام کے اندر سیاسی اور سماجی میدان میں مرتب ہوتے ہیں؟!

اس پر سوچنے کی ضرورت ہے، مگر حقیقت یہ ہے اور ہونا یہ چاہئے تھا کہ مسلمان بھی عالمگیریت کے داعی اور اسکے مناد بنتے، بلکہ حقیقی اور اصلی عالمگیریت کے داعی بنتے۔

یعنی انسانیت کی ہدایت اور رب العالمین کے دین کے داعی بنتے، وہ دین جو کہ عالمگیر ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے داعی بنتے جو کہ عالمگیر ہے۔

انسانوں کو شیطان کی عبادت، خواہشات نفس کی پیروی، طواغیت کی پرستش، سرمائے کی

پوجا اور جنس کی عبادت سے نکال رب العالمین کی عبادت کی طرف لاتے، جوکہ عالمگیر دعوت ہے۔

انسان کو اس کے خواہشات اور شہوات سے نکال کر پاکیزگی کی طرف لاتے، جوکہ عالمگیر عمل ہے۔

لوگوں کو اس سچے اور پاکیزہ رسول کی اتباع کی طرف لاتے جو ایک ایسا دین لے کر آیا ہے جو اعلی اخلاق، پاکیزگی، عفت و پاکدامنی اور شرف وکمال کا داعی ہے جوکہ ایک عالمگیر دین ہے۔

لیکن افسوس کہ میری قوم نے اس حق کو ایک جانب چھوڑ دیا اور اسکی دعوت تو دور اس نے خود اپنے اوپر اسے لاگو نہیں کیا، جس کا نتیجہ ہے کہ آج دشمن اسکے اوپر مسلط ہے۔

کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ اگر آپ داعی نہیں بنیں گے تو پھر مدعو ضرور بننا پڑے گا؛ اسلئے کہ نفس انسانی دو حال سے خالی نہیں: یا تو وہ داعی ہوتا ہے یا پھر مدعو۔

چنانچہ اگر وہ حق کا داعی، ہدایت کا داعی اور خیر و بھلائی کا داعی نہیں ہوگا تو پھر وہ یقینی طور پر اسکے مخالف کا مدعو ہوگا۔ یعنی اسے باطل اور گمراہی نیز شر و فساد کی طرف بلایا جائے گا۔

*مغربی سیاست کو مسلط کرنا:

* عالمگیریت کے اثرات اگر ہم سیاسی پہلو سے دیکھیں تو حقیقیت یہی ہے کہ عالمی نظام ہمارے اوپر ہمارے ہی لوگوں کے ذریعے مسلط ہے۔

کیونکہ عالم اسلام کے اندر عمومی طور پر مغربی سیاست ہی کا غلبہ ہے، اور پوری قوم اسی سیاست کے تابع ہے۔

اور حکومتوں سے انہیں یک قطبی مصلحت میں نیز عالمی صیہونیت کی مصلحت میں جو خدمات لینی ہے انہیں وہ لے رہے ہیں۔

ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وطن قوم اور حکومت سب اسی خدمت میں لگے ہیں!

صموئیل ہنٹنگٹن اپنے ریسرچ پیپر (امریکی مصلحتیں اور سیکریٹری کی تبدیلیاں)، جسے خارجہ امور سے متعلق میگزین نے جون ۱۹۹۳ء میں شائع کیا تھا، میں کہتا ہے: سوویت یونین کے سقوط کے بعد اب ادھر مغرب کو ایک نئے دشمن کی ضرورت ہے، جو مغربی ممالک اور مغربی قوموں کو متحد رکھ سکے۔ اور اس نئے دشمن سے جو جنگ ہونی ہے وہ کبھی رکے گی نہیں، گرچہ جنگ بندی ہو جائے اور معاہدے ہو جائیں اور اسلحہ وار تھم جائے مگر تہذیبی جنگ کبھی نہیں رکے گی، یہ جنگ جاری رہے گی، ایک طرف مغربی خیمہ ہوگا جسکی قیادت امریکہ کے ہاتھوں ہوگی، اور دوسرا خیمہ ممکن ہے عالم اسلام ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ چین ہو۔ (اسی ضمن میں" الماسونیۃ والثورات" کے نام سے برنارڈ لویس کی تحریر بھی پڑھنے کے لائق ہے جس نے اپنے اس مقالہ کے اندر عالم اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی پلاننگ بنائی ہے)۔

* اسکے سیاسی اہداف و آثار میں سے ایک اثر یہ بھی ہے کہ اگر اسے منظر نامے سے غائب کر دیا

جائے تو پھر خطے میں علاقائی سطح پر یا ملکی و بین الاقوامی سطح پر کوئی بھی سیاسی جماعت یا تنظیم پورے طور پر کامیاب نہیں ہوتی ہے۔

جس طرح کہ عرب لیگ، افریقی اتحاد اور او آئی سی کے ساتھ ہوا۔

ان تمام عالمی اور علاقائی سیاسی تنظیموں اور جماعتوں کو حاشیے پر کر دیا گیا اس طور پر کہ انکی حیثیت ایک کھو کھلے ڈھانچے کی ہے جس میں کچھ کرنے کی سکت نہیں ہے۔

یہ کسی بھی معاصر سیاسی ایشو میں مستقل فیصلہ نہیں لے سکتے خواہ وہ فلسطین میں جاری ایشو سے متعلق ہو یا بوسنیا اور ہرزے گوینا سے متعلق ہو، کشمیر اور کوسوو سے متعلق ہو یا چیچنیا اور سوڈان سے متعلق ہو، عراق اور افغانستان سے متعلق ہو یا سیریا اور لیبیا سے متعلق ہو۔

* سیاسی پیمانے ہی پر اس عالمگیریت کے اہداف میں سے ایک تیسرا ہدف یہ بھی ہے کہ بطور خاص مسلم ممالک کو عالمی سطح پر مکمل سیادت حاصل نہ رہے تا کہ یہ کمزور بنے رہیں اور مغربی طاقتوں کے زیر اثر باقی رہیں۔

* سیاسی اہداف و آثار میں سے ایک چوتھا اثر یہ بھی ہیکہ دنیا میں خلائی جانے والی وطن پرست قومی اقتدار کو کمزور کیا جائے، اور عالمی سطح پر اسکے کردار کو ختم کیا جائے اور جو لوگ اس تعلق سے سرگرم عمل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔

اس طرح عالمگیریت ایک ایسا نظام ہے جو حکومت، وطن، امت، قوم، عقیدہ اور دین سب سے اوپر بن کر رہنا چاہتا ہے، اور انسانیت کے نام پر سب کی جگہ تنہا لینا چاہتا ہے۔

یہ ایک ایسا نظام ہے جو اشتہاری ویب سائٹوں کے ذریعے اپنی عالمی کمپنیوں کیلئے سب کے سامنے راہ ہموار کرنا چاہتا ہے اور ان ساری رکاوٹوں کو دور کر دینا چاہتا ہے جو سرمایہ دارانہ مادی نظام، مغربی تہذیب وثقافت اور فکری یلغار کے سامنے آنے والی ہوں۔

اور اسکے لئے یہ فرقہ وارانہ فسادات، نعرے بازی اور فتنہ پھیلاتے ہیں تاکہ اندرون ملک ہمیشہ خانہ جنگی کا ماحول بنا رہے اور مسلم امہ اختلاف وانتشار اور گروپ بندی کا شکار رہے۔

- جیسا کہ سوڈان میں ہوا۔

- اور جیسا کہ لیبیا میں اسکی تقسیم کیلئے کیا جا رہا ہے۔

- اور جیسا کہ عراق میں ہوا۔

- لبنان میں ہوا۔

- جزائر میں ہوا۔

- مراکش میں ہوا۔

- یہی سازش مصر کیلئے ہوئی اور اب بھی ہو رہی ہے۔

- اور جیسا کہ بحرین میں چل رہا ہے۔

- اور جیسا کہ مملکت سعودی عرب کے شمال مشرقی علاقے میں ہو رہا ہے کہ اسے فرقہ وارانہ بنیاد پر اصل سنی وحدت سے کاٹ کر الگ ملک بنا دیا جائے۔

پھر اسکے بعد کعبہ پر چڑھائی کی جائے، پھر وہاں سے اسے قم یا نجف کی طرف منتقل کر دیا جائے۔

اور پھر قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادتی کی جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد شریف کو نکالا جائے، کیوں کہ مجوسیوں کی اولاد روافض ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے جسم کو نکالیں گے اور پھر انہیں دنیا کے سامنے جلائیں گے۔

عبد القادر آزاد نے اپنی کتاب (الاستاذ الخمینی فی مرآۃ عقایدہ، ص ا) پر لکھا ہے کہ خمینی نے اپنی نوجوانی میں پیرس کے اندر اپنے ایک خطاب میں کہا تھا کہ عالم اسلام ہو کہ دوسری دنیا ہمیں تسلیم اسی وقت کرے گی جب ہم مکہ اور مدینہ پر قابض ہوں گے، اور جس وقت میں مکہ اور مدینہ میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوں گا، اس وقت میرا پہلا واجبی کام یہ ہوگا کہ میں دونوں بت ابو بکر و عمر کو انکی قبروں سے نکال دوں۔

خمینی نے یہ بات ملا باقر مجلسی کی کتاب حق الیقین، ۱۴۵ کے حوالے سے کہی تھی۔

اس وقت اہل سنت پر غفلت طاری ہے، وہ خواہشات نفس کا شکار ہیں، وہ معمولی اور حقیر امور پر گفتگو کر رہے ہیں، کتاب وسنت کے سائے میں فہم صحابہ کی روشنی میں کوئی کام میں کر رہے ہیں۔

* یہ دور حاضر کی عالمگیریت قوم پرستی کے نام پر صرف عربوں کو غیر عربوں سے جدا نہیں

کرے گی بلکہ اس کی پوری کوشش ہے کہ عربوں کو بھی داخلی طور پر تقسیم در تقسیم کردے، یہاں تک کہ یہ خود آپس میں مشغول ہو کر سر پھٹول کریں اور یہ بھول جائیں کہ ایک امت ہیں جو صرف ایک ہی مسلم جماعت کے تحت متحد ہیں جو صبح و شام کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا فلک شگاف نعرہ بلند کرتے ہیں۔

*تہذیبی وثقافتی عالمگیریت کے اہداف:

اسکے ثقافتی اہداف و آثار میں سے ایک یہ ہیکہ ٹکنالوجی سے متعلق معلومات تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل جائیں، اسکے لئے جتنی سہولت پیدا کرنی چاہیئے وہ کر رہے ہیں، اور عالمی یونیورسٹیوں کے اندر مماثلت پیدا کرنے کی کوشش میں لگے ہیں، تاکہ:

علاقائی ثقافت ختم ہو کر ایک عالمی ثقافت منظر عام پر آئے۔

وہ چاہتے ہیں کہ سیٹلائٹ اور دیگر جدید ٹکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے لوگوں کے اندر روابط وسیع پیمانے پر بڑھے، اور پوری دنیا کے لوگ ایک بستی کے باشندگان کی طرح ہو جائیں۔

وہ چاہتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام ثقافتی وتہذیبی طور پر تمام قوموں اور تہذیبوں پر غالب آجائے۔

وہ چاہتے ہیں کہ قوموں نے اپنے وجود کی بقا کیلئے جو حدود قائم کر رکھے ہیں وہ ختم ہو جائیں یعنی تمام قوموں اور تہذیبوں کی تاریخی، سیاسی اور دینی خصائص مٹ جائیں۔

تمہیں یاد ہوگا کہ جب عراق پر کافروں کا یلغار ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے وہاں کی پبلک

لائبریریوں سے کتابوں کو لوٹا تھا خواہ وہ یونیورسٹیوں کی لائبریری ہو یا عام لائبریری ہو۔

انکا واحد مقصد یہ تھا کہ وہ کتابیں جو اب تک مخطوطے کی شکل میں ہیں اور شائع نہیں ہوئی ہیں انہیں تباہ کر دیا جائے۔

اسی طرح تمام علمی اور ثقافتی قیمتی خزانے ضائع کر دیئے جائیں تا کہ اس امت کی شناخت اور تہذیب و ثقافت مٹ جائے اور امت بلا تہذیب کے ہو جائے، گویا انکی نظر میں پتھر کے زمانے میں رہنے والی قوم بن جائے، اور پھر سفید فام انکا آقا بن کر آئے اور ان کا نجات دہندہ بنے، ان پچھڑی اور قدامت پسند قوموں کو جدید تمدنی تہذیب و ثقافت کی طرف لائے اور انکا محسن بن کر جلوہ گر ہو!!

خود میری قوم بتا رہی ہے کہ مصر کے اندر جب اندرونی شورش برپا ہوئی تو یہی سفید چمگادڑ شورش پسندوں کا ساتھ دے رہے تھے اور یہاں کی تہذیبی و ثقافتی میراث کو تباہ کر رہے تھے۔

وہ تو بھلا ہو فوج کا کہ جس نے حالات کو سنبھالا دیا۔

اگر یہ شورش کچھ ایام تک جاتی رہتا تو یہ سفید چمگادڑ شورش پسندوں کے ساتھ ملکر مصر کی لائبریریوں پر بھی حملہ کرتے اور مصری قوم نیز امت مسلمہ کی ساری تہذیب اور اس کی تاریخی و ثقافتی شناخت کو خاک میں ملا دیتے۔

اور پھر بعد میں مجہول چوروں اور ثقافتی قذاقوں پر اسکا الزام منڈھ دیتے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی ثقافتی اور تہذیبی قذاق اور انٹرنیشنل چور ہیں۔

جنہیں اسلامی بیداری اور اسکی تہذیب و ثقافت اچھی نہیں لگتی ہے، وہ نہیں چاہتے کہ دوبارہ عالم

اسلام کے اندر وہ پروان چڑھے اور الحاد وکفر اور فسق وفجور کے تمام سروں کو کچل کر رکھ دے جو مختلف شکلوں میں مسلم قوم پر چھائے ہوئے ہیں۔انہیں میں یہ منحوس عالمگیریت بھی ہے۔

* اسلئے ہمیں سمجھنے،سیکھنے اور غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے،ورنہ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مقتل گاہوں کا انتظار کریں،میں وہی کہوں گا جو سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جیسا کہ اس روایت کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَقْفُو آثَارَ النَّاسِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الْأَرْضِ وَرَائِي يَعْنِي حِسَّ الْأَرْضِ قَالَتْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَمَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ يَحْمِلُ مِجَنَّهُ قَالَتْ فَجَلَسْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَمَرَّ سَعْدٌ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا أَطْرَافُهُ فَأَنَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أَطْرَافِ سَعْدٍ قَالَتْ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ قَالَتْ فَمَرَّ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ لَيْتَ قَلِيلًا يُدْرِكُ الْهَيْجَا جَمَلْ مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَانَ الْأَجَلْ قَالَتْ فَقُمْتُ فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً فَإِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ سَبْغَةٌ لَهُ يَعْنِي مِغْفَرًا فَقَالَ عُمَرُ مَا جَاءَ بِكِ لَعَمْرِي وَاللَّهِ إِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ وَمَا يُؤْمِنُكِ أَنْ يَكُونَ بَلَاءٌ أَوْ يَكُونَ تَحَوُّزٌ قَالَتْ فَمَا زَالَ يَلُومُنِي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنَّ الْأَرْضَ انْشَقَّتْ لِي سَاعَتَئِذٍ فَدَخَلْتُ فِيهَا قَالَتْ فَرَفَعَ

الرَّجُلُ السَّبْغَةَ عَنْ وَجْهِهِ فَإِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَيْحَكَ إِنَّكَ قَدْ أَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ وَأَيْنَ التَّحَوُّزُ أَوْ الْفِرَارُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ وَيَرْمِي سَعْدًا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ بِسَهْمٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ فَأَصَابَ أَكْحَلَهُ فَقَطَعَهُ فَدَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَعْدٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ قَالَتْ وَكَانُوا حُلَفَاءَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَرَقَى كَلْمُهُ وَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَكَفَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَوِيًّا عَزِيزًا فَلَحِقَ أَبُو سُفْيَانَ وَمَنْ مَعَهُ بِتِهَامَةَ وَلَحِقَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ فَتَحَصَّنُوا فِي صَيَاصِيهِمْ وَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَضَعَ السِّلَاحَ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَضُرِبَتْ عَلَى سَعْدٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَإِنَّ عَلَى ثَنَايَاهُ لَنَقْعُ الْغُبَارِ فَقَالَ أَقَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ بَعْدُ السِّلَاحَ اخْرُجْ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ قَالَتْ فَلَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأْمَتَهُ وَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ أَنْ يَخْرُجُوا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى بَنِي غَنْمٍ وَهُمْ جِيرَانُ الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ فَقَالَ مَنْ مَرَّ بِكُمْ فَقَالُوا مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ تُشْبِهُ لِحْيَتُهُ وَسِنُّهُ وَوَجْهُهُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَتْ فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ وَاشْتَدَّ الْبَلَاءُ قِيلَ لَهُمْ انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشَارُوا أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنَّهُ الذَّبْحُ قَالُوا نَنْزِلُ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَنَزَلُوا وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأُتِيَ بِهِ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ قَدْ حُمِلَ عَلَيْهِ وَحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ فَقَالُوا يَا أَبَا عَمْرٍو حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ وَأَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ قَالَتْ وَأَنَّى لَا يُرْجِعُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ دُورِهِمْ الْتَفَتَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ قَدْ آنَ لِي أَنْ لَا أُبَالِيَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا طَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ فَقَالَ عُمَرُ سَيِّدُنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنْزِلُوهُ فَأَنْزَلُوهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْكُمْ فِيهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ وَتُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ بِبَغْدَادَ وَيُقْسَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُكْمِ رَسُولِهِ قَالَتْ ثُمَّ دَعَا سَعْدٌ قَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَبْقَيْتَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا فَأَبْقِنِي لَهَا وَإِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ قَالَتْ فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ وَكَانَ قَدْ بَرِءَ حَتَّى

مَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا مِثْلُ الْخُرْصِ وَرَجَعَ إِلَى قُبَّتِهِ الَّتِي ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَتْ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ بُكَاءَ عُمَرَ مِنْ بُكَاءِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي وَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ قُلْتُ أَيْ أُمَّهْ فَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَتْ كَانَتْ عَيْنُهُ لَا تَدْمَعُ عَلَى أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا وَجِدَ فَإِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ

ترجمہ: علقمہ بن وقاص سے مروی ہے کہ مجھ سے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتلایا کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر لوگوں کے نشانات قدم کی پیروی کرتے ہوئے نکلی، میں نے اپنے پیچھے زمین کے چیرنے کی آواز سنی، میں نے پلٹ کر دیکھا تو اچانک میرے سامنے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آگئے، ان کے ساتھ ان کا بھتیجا حارث بن اوس تھا جو ڈھال اٹھائے ہوئے تھا، میں زمین پر بیٹھ گئی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے گذر گئے، انہوں نے لوہے کی زرہ پہن رکھی تھی اس سے ان کے اعضاء باہر نکلے ہوئے تھے جن کے متعلق مجھے نقصان کا اندیشہ ہونے لگا، کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں عظیم تر اور طویل تر تھے، وہ میرے قریب سے گذرتے ہوئے یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے تھوڑی دیر انتظار کرو، لڑائی اپنا بوجھ اٹھائے گی اور وہ موت کتنی اچھی ہے جو وقت مقررہ پر آجائے۔

اس کے بعد میں وہاں سے اٹھی اور ایک باغ میں گھس گئی، دیکھا کہ وہاں مسلمانوں کی

جماعت موجود ہے، جس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور ان میں سے ایک آدمی کے سر پر خود بھی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے دیکھ کر فرمایا تم کیوں آئی ہو؟ واللہ تم بڑی جری ہو، تم اس چیز سے کیسے بے خطر ہو گئی ہو کہ کوئی مصیبت آجائے یا کوئی تمہیں پکڑ کر لے جائے؟ وہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں تمنا کرنے لگی کہ اس وقت زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں، اسی دوران اس آدمی نے اپنے چہرے سے خود ہٹایا تو وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ تھے، وہ کہنے لگے ارے عمر! آج تو تم نے بہت ہی حد کر دی، اللہ کے علاوہ کہاں جانا ہے اور کہاں پکڑ کر جمع ہونا ہے۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر مشرکین قریش میں سے ایک آدمی" جس کا نام ابن عرقہ تھا" تیر برسانے لگا اور کہنے لگا کہ یہ نشانہ روکو کہ میں ابن عرقہ ہوں، وہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ میں لگا اور اسے کاٹ گیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دیجئے گا جب تک میری آنکھیں بنو قریظہ کے معاملے میں ٹھنڈی نہ ہو جائیں، بنو قریظہ کے لوگ زمانہ جاہلیت میں ان کے حلیف اور آزاد کردہ غلام تھے، بہرحال! ان کا زخم بھر گیا اور اللہ نے مشرکین پر آندھی مسلط کر دی، اور لڑائی سے مسلمانوں کی کفایت فرمالی اور اللہ طاقتور غالب ہے۔

اس طرح ابوسفیان اور اس کے ساتھی تہامہ واپس چلے گئے، عیینہ بن بدر اور اس کے ساتھی نجد چلے گئے، بنو قریظہ واپس اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ واپس آگئے اور اسلحہ اتار کر حکم دیا کہ چمڑے کا ایک خیمہ مسجد میں سعد کے لئے لگا دیا جائے، اسی

دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے، غبار جن کے دانتوں پر اپنے آثار دکھا رہا تھا، وہ کہنے لگے کہ کیا آپ نے اسلحہ اتار کر رکھ دیا؟ واللہ ملائکہ نے تو ابھی تک اپنا اسلحہ نہیں اتارا، بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو جائیے اور ان سے قتال کیجئے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ پہنی اور لوگوں میں کوچ کی منادی کرا دی اور روانہ ہو گئے۔

راستے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو غنم پر ہوا جو کہ مسجد نبوی کے آس پاس رہنے والے پڑوسی تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابھی تمہارے پاس سے کوئی گذر کر گیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس سے دحیہ کلبی گذر کر گئے ہیں، دراصل حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی، دانت اور چہرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے مشابہہ تھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے قریب پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا اور پچیس دن تک محاصرہ جاری رکھا، جب یہ محاصرہ سخت ہوا اور ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہونے لگا تو انہیں کسی نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر ہتھیار ڈال دو، انہوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں مشورہ مانگا تو انہوں نے اشارے سے بتایا کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا، اس پر وہ کہنے لگے کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلے پر ہتھیار ڈالتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ بات مان لی انہوں نے ہتھیار ڈال دئیے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، انہیں ایک گدھے پر سوار کر کے لایا گیا جس پر کھجور کی چھال کا پالان پڑا ہوا تھا، ان کی قوم کے لوگوں نے انہیں گھیر رکھا تھا اور وہ ان سے کہہ رہے تھے کہ اے ابو عمر! یہ تمہارے ہی حلیف، آزاد کردہ غلام اور کمزور لوگ ہیں اور وہ جنہیں تم جانتے ہو، لیکن وہ انہیں کچھ جواب دے رہے تھے، اور نہ ہی ان کی طرف توجہ کر

رہے تھے، جب وہ ان کے گھروں کے قریب پہنچ گئے تو اپنے قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اب وہ وقت آیا ہے کہ میں اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کروں، جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ انہیں سواری سے اتارو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہمارا آقا تو اللہ تعالیٰ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اتارو، لوگوں نے انہیں اتارا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے متعلق فیصلہ کرو، انہوں نے کہا کہ میں ان کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجو افراد قتل کئے جائیں ان کے بچے قید کر لئے جائیں اور ان کا مال و دولت تقسیم کر لیا جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ اور رسول کے فیصلے کے مطابق ان کا فیصلہ کر لیا ہے۔

پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے اللہ اگر تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کی جنگوں کا کچھ حصہ باقی رکھا ہے تو مجھے زندہ رکھ اور اگر تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان جنگوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لے، قبل ازیں وہ تندرست ہو چکے تھے اور صرف ایک بالی کے برابر زخم دکھائی دے رہا تھا لیکن یہ دعا کرتے ہوئے وہ زخم دوبارہ پھوٹ پڑا اور وہ اپنے اس خیمے میں واپس چلے گئے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کے لئے لگوایا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں اپنے حجرے کے اندر حضرت عمر اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز میں امتیاز کر رہی تھی، اور یہ لوگ اسی طرح تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ" وہ آپس میں رحم دل ہیں۔

علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا اماں جان! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر آنسو نہیں بہاتے تھے، البتہ جب بہت غمگین ہوتے تو اپنی ڈاڑھی مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے تھے۔
(مسند احمد: ۲۵۰۹۷، البانی نے اسے صحیح کہا ہے، الصحیحہ: ۶۴)۔

* یہ دراصل اپنی بقا کے تسلسل کی ضمانت چاہتے ہیں، دوسری قوموں بالخصوص مسلم قوموں کی شناخت مٹا کر اور ان تمام سرحدوں کو ختم کر کے جو ان کے سامنے رکاوٹ کھڑی کرتی ہیں آگے بڑھ چاہتے ہیں، چنانچہ یہ مسلمانوں کی تہذیب وثقافت، عقیدہ و دین، قوم و وطن سے محبت دب کچھ مٹا دینا چاہتے ہیں۔

یہ سرمایہ دارانہ نظام استغلالی ذہنیت پیدا کرتا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اس مغربی فلسفیانہ نتائجی نظریئے (Pragmatism) کے تحت لوگ صرف مادہ پرست بن جائیں۔
(نتائجیت کی ضرورت دراصل حقیقی مارکٹ پسندی کی وجہ سے ابھرتی ہے۔ یہ نتائج اور مقاصد کے حصول پر مرکوز ہے جبکہ معینہ اور دائمی اقدار سے خالی ہے۔ یہ فعال ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ تغیر پزیر بھی ہے۔ اسی وجہ سے اسے مستقبلیت سے بغاوت بھی سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ حقیقت اکثر بنتی رہتی ہے اور کبھی مکمل نہیں ہوتی۔ اسکی نظر میں لوگوں کے فیصلے اپنے آپ میں صحیح یا غلط نہیں ہوتے۔ خیالات کا شاید ہی کوئی نظام ہے جو ہر زمانے میں برحق ثابت ہو۔ مترجم)۔
یہ چاہتے ہیں کہ مغربی تہذیب کو پوری دنیا پر بالخصوص عالم اسلام پر نافذ کر دیں۔

انکا واحد مقصد یہی ہے کہ اسلامی شناخت کو دوسری قوموں اور ملتوں کے سامنے مقہور بنا دیں۔

اسکے لئے یہ ڈرامے اور فلمیں بناتے ہیں جس میں اونٹوں، خچروں اور گدھوں کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ دوسرا اور تیسرا ہزارہ بلکہ چوتھا ہزارہ ختم ہو جائے پھر بھی لوگ کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ کی جگہ انہیں اونٹوں اور خچروں کو دیکھتے رہیں گے، یک قدامت پسند پچھڑی قوم اب بھی چاہتی ہے کہ امرؤ القیس کے دیوان سے لیپ ٹاپ کا مقابلہ کرے اور دور جدید کی ٹیکنالوجی کو مات دے دے!!

حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ یہ ساری چیزیں قومی تاریخ اور تہذیب وثقافت کا حصہ ہیں جسے یہ مکار قوم مٹانا چاہتی ہے اور ڈرامہ بازی کر کے مسلم قوم کو بیوقوف بنا رہی ہے۔

اسلئے مسلم قوم کو خواب غفلت سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے اور اپنے قلب و ذہن کو صیقل کر کے سوچنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ دینی اور تاریخی غیرت میں آ کر عملی میدان میں قدم رکھ سکے اور ان مکاروں کا مقابلہ کر سکے۔

* درحقیقت اس عالمگیریت کے تحت ثقافتی اور فکری یلغار کے ذریعے صرف اور صرف مسلمان ٹارگٹ ہیں۔

یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان جس تاریخ کے مالک ہیں اور جن بشری اور معاشی قوتوں کے مالک ہیں اور جو کچھ انکے پاس دینی اصول ومسلمات ہیں بالخصوص کتاب وسنت کی روشنی میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع خالص اور دینی شناخت بالکل ختم ہو جائے۔

*ثقافتی سطح پر عالمگیریت کے آثار:

۱-ثقافت وتہذیب کو ایک تجارتی منڈی کے طور پر متعارف کروانا تا کہ لوگ شہوتوں کے پورا کرنے میں آخری حد کو پار کر جائیں، اور اسکے لئے کسی اخلاق و رواج کو خاطر میں نہ لائیں۔

۲-مسلمانوں کو مغرب زدہ بنانا اور اسے اسکے اسلامی مسائل اور دیگر دینی اصولوں سے بھٹکا دینا، انہیں کمزور کر کے اور ان کے اندر شکوک وشبہات پیدا کر کے۔

۳- جنسی ادب (Sexual Literature) اور تشدد پسند تہذیب (Violent Culture) کو عام کرنا چاہتے ہیں تا کہ اگلی نسلیں جنسیت زدہ، ہنسا اور تشدد کی رسیا بن کر رہ جائیں۔

۴- مادیت پرستی کو کلچر اور ثقافت کے نام پر ایک خاص اسلوب وفکر میں دنیا کے سامنے پیش کرنا تا کہ دنیا اسی کا گرویدہ بن کر رہے۔

میوزک اور گانا مائیکل جیکسن کی، ٹی وی رامبو کی اور سینما دالاس کی رائج ہو بلکہ سارے لوگ فن اور ثقافت ہے نام پر انہیں کو اپنا آئیڈیل بنائیں۔

اور امریکی لہجے میں انگریزی زبان کو پوری دنیا میں رائج کیا جائے تا کہ تمام انسانیت اسی زبان پر فخر کرنے لگے۔

۵-اسی طرح اسلامی شناخت اور پہچان کو مٹانے کیلئے مختلف اور متنوع قسم کے ماڈل اور پروڈکٹ تہذیب وثقافت کے نام پر پوری دنیا میں برآمد کئے جاتے ہیں بطور خاص انہیں مسلم

ممالک میں پہونچایا جاتا ہے۔

کیونکہ ان سامانوں کے اندر مغربی چھاپ اور تہذیب وثقافت سب دے زیادہ نمایاں ہوتی ہیں اور مغربی کلچر کو پروان چڑھنے اور غالب کرنے میں یہ بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

اسی طرح انگریزی زبان کو ہر چیز پر لکھنے اور اسی زبان میں کمپنیوں اور دیگر اشیاء کا نام رکھنے کا رواج دیا جاتا ہے حتی کہ چھوٹے بڑے سب کے لباسوں پر انگریزی میں مختلف چیزوں کے لکھنے کا عام رواج ہے۔

حتی کہ بہت سارے مشرقی لوگ اپنے بچوں کا نام تک انگریزی زبان میں رکھنے لگے ہیں، والی اللہ المشتکی۔

دعا ہیکہ اللہ ہمارے دینی احوال کو درست کرے اور ہم سب کو دین حق پر قائم رکھے، انہ علی کل شیء قدیر۔



*سب کا علاج امت مسلمہ کا اسلامی مرجع میں متحد ہونے اور اسی پر قائم رہنے میں ہے:

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين، وبعد:

میں یہ برابر کہتا رہتا ہوں کہ اور کہتا رہوں گا کہ وہ ایک ناکام طبیب ہے جو ظاہری امور کو دیکھ کر دوا تشخیص کردے اور امراض کے اسباب جاننے کی کوشش نہ کرے۔

وہ ناکام اور نامراد طبیب ہے جو صرف ظاہری امور کی جانچ پڑتال کرتا رہے اور اصل مرض کی تشخیص نہ کرے، یہاں تک کہ وہ مرض دھیرے دھیرے بدن میں بڑھتا رہے اور مریض کو ہلاکت کے کنارے پہونچا دے۔ اس طرح ایک ناکام طبیب علاج کرنے کے بجائے صرف بیماری بڑھاتا ہے۔

آج ہم عالم اسلام کے اندر امراض تو دیکھ رہے ہیں مگر انکے اسباب کی تشخیص کرنے والوں کو نہیں دیکھتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت مبعوث کیا گیا اس وقت دنیا انتہائی جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی، ہر طرف گمراہی کا دور دورہ تھا، کفر وشرک نے ہر موڑ پر اپنا ڈیرہ جما رکھا تھا، جیسا کہ اس حدیث کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: " أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا

عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ۔

ترجمہ: سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا: ”آگاہ رہو! میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں ہیں، میں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگوں نے اس حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا، پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹا دیا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر اب سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) ۔سوائے ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ

تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ کو اس لے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں صبر استقامت میں کافروں کی ایذاء پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا، (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے، کون کافر رہتا ہے، کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا۔ (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے۔ (صحیح مسلم: ۲۸۶۵)۔

چنانچہ اس وقت ساری دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو حق کی دعوت دی، لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف بلایا اور اسکے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے اس وقت جو پریشانی اٹھائی وہ اس سے کہیں کم نہیں تھی جن پریشانیوں کو آج اہل حق جھیل رہے ہیں، صرف اسلئے کہ یہ کتاب وسنت کی روشنی میں اسی اصل پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں جسے لیکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے۔

پہلا مثالی دور جو کہ صحابہ کا دور ہے جس کے پاس دین کے مصادر اور مراجع متحد تھے، وہ اسی پر قائم تھے، عمل پیرا بھی تھے اور اسی کی طرف دعوت بھی دیتے تھے۔ اسی کی حفاظت اور دعوت کیلئے جہاد بھی کرتے تھے، اسی لئے اللہ نے انہیں غلبہ عطا کیا، عزت اور سر بلندی سے سرفراز کیا اور وہ دنیا میں غالب بن کر رہے۔

تہذیبی اور دینی غلبے کی حقیقت کو سمجھنا ہے تو اس درج ذیل واقعے کو پڑھیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ فَقَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَغَضِبَ فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے جو انہیں کسی کتابی سے ہاتھ لگی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے پڑھنا شروع کر دیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تم اس میں گھسنا چاہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے پاس ایک ایسی شریعت لے کر آیا ہوں جو روشن اور صاف ستھری ہے تم ان اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کیا کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں صحیح بات بتائیں اور تم اس کی تکذیب کرو اور غلط بتائیں تو تم اس کی تصدیق کرو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔ (مسند احمد: ۱۵۱۵۶)۔

* دراصل انکے یہاں مصدر اور مرجع ایک تھا، انکا سرچشمہ صرف کتاب اللہ اور اس کی شرح سنت رسول تھا، اسی لئے ان پر اللہ کی برکت ہوتی تھی اور پھر انہیں غلبہ ملتا رہتا تھا۔

چنانچہ آج بھی ہمیں غلبہ اور عزت کتاب وسنت پر عمل کرنے سے ملے گی، بغاوت اور شورش

برپا کرنے سے نہیں ملے گی، اسلام میں آخر یہ انقلاب اور بغاوت کہاں سے آئی ؟

آخر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور روشن اسلامی تاریخ میں بغاوت اور انقلاب کی کیا حیثیت ہے؟

یہ مساوات کی بات کرتے ہیں، آخر دین اسلام کے اندر ایک عالم اور جاہل کے درمیان مساوات کہاں سے ہوگی ؟! ایک شریف انسان اور رزیل انسان میں کہ ان سے مساوات ہے؟! اسلام میں مساوات نہیں عدل و انصاف ہے، حقوق کی ادائیگی ہے، اللہ نے بندوں کے اندر امتیاز اور فرق پیدا کیا ہے۔ ہر ایک کے مقام و مرتبے کا خیال کرنا اور انکے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔

مساوات اور برابری کمنسٹوں، لبرل طبقہ اور مغربی جمہوریت اور مغرب نوازوں کے اصولوں میں ہے۔

اور یہ مساوات اس وقت تنگ دامانی کا شکار ہو جاتی ہے جب ایک مشرقی کے حقوق کو مغرب میں مساوات کے نام پر پامال کیا جاتا ہے۔ اس وقت وہ رنگ و نسل کے زعم میں مساوات کے سارے اصول بھول جاتے ہیں۔ اپنے خلاف اس وقت کسی کی رائے برداشت نہیں کرتے۔

کیا یہی جمہوریت ہے کہ اپنی رائے اور سوچ کے سامنے دوسرے کی رائے اور سوچ کو برداشت نہ کیا جائے؟!

مساوات کا درس اس وقت کہاں چلا جاتا ہے؟!

کیایہ حریت کے نام پر استبداد اور اظہار رائے کی آزادی کا گلا گھونٹنا نہیں ہے؟!

کیایہ جمہوریت کے نام پر ڈکٹیٹر شپ نہیں ہے؟!

خاک آلود ہوں ایسے چہرے جس ہر ہزار مکھڑے ہوں!

میں اپنی قوم کو ان معانی اور امور سے آگاہ کر رہا ہوں کیونکہ انہیں انکے حقائق کی جانکاری تو دور انکے معانی تک نہیں معلوم ہیں۔تا کہ وہ انہیں جان کر ان سے بچیں اور دور رہیں۔

ضروری ہے کہ ہم ان تمام سازشوں سے آگاہ رہیں جنہیں پس پردہ ہمارے دشمن ہمارے خلاف کر رہے ہیں۔

اپنے مختلف سازشی جال پھیلا کر ہماری بھولی عوام کو اس میں پھنسا رہے ہیں جیسے کہ روتاری کلب،لائنز،شہود یہوہ اور بنائے برت جیسے صیہونی ہتھکنڈے۔

یہ سب تمہارے دیار میں تمہارے شہروں میں علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں،تمہاری قوم کا مالدار طبقہ اور سیاست دانوں کا گروہ اور عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ ان صیہونی تنظیموں اور کلبوں سے جڑا ہوا ہے۔

یہ ہمارے عقیدے اور دین کو کمزور کرنے اور اسے مٹانے کیلئے ہماری سرزمین پر سرگرم عمل ہیں اور ہم شعوری اور لا شعوری طور پر انکا ساتھ دے رہے ہیں۔۔

اسلئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اصل بیماریوں پر نظر رکھیں اور اسباب کی تشخیص کریں اور بیماریوں کو جڑ سے مٹانے کی کوشش کریں۔ہم نے اپنے اجداد سے یہی سیکھا ہے جو اس میدان میں ماہر اور تجربہ کار تھے۔

اور یہی حقیقت ہے کہ بیماری کے سبب کو جاننے کے بعد اسکا علاج آسان ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر ہم بیماری کا سبب نہیں جانتے تو دائیں بائیں ہاتھ مارتے ہیں اور اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں، اور اکثر مریض کو بستر مرگ تک پہونچا دیتے ہیں۔

سوال یہ ہیکہ ہم اس مرحلے تک کیسے پہونچے ہیں؟!

ہم اس پوزیشن میں کیوں آئے ہیں؟

ہم بلندی سے پستی کی طرف، عزت سے ذلت کی طرف اور قیادت سے غلامی کی طرف کیوں آئے؟

کیا ہم کبھی قائد اور غالب نہیں تھے؟!

اسلئے ہمیں ضرورت ہے کہ اب بھی ہم خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اور اصل بیماری اور اسکے اسباب کو جاننے کی کوشش کریں تاکہ بیماریوں کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے۔

تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے توحید کی دعوت دی ہے، سو اللہ کی توحید سب پر مقدم ہے چنانچہ جب لوگوں کے قلوب توحید پر مجتمع ہو جائیں گے اس وقت زندگی بھی مستقر ہو جائے گی۔

لیکن جب پورا بدن توحید سے دور رہ کر بدعت اور شرک میں ڈوبا ہوگا اس وقت سوائے ذلت ورسوائی، شکست وریخت اور پس ماندگی کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

*مسلم معاشروں پر عالمگیریت کے منفی اثرات:

پہلا اثر:

دینی معتقدات میں شکوک وشبہات پیدا کرنا، مقدس دینی شعائر اور اسلامی رموز ونشانیوں کو ختم کرنا اور انکی جگہ مغربی لا دینی مادی فکر کو غالب کرنا۔

اسلامی عقیدہ کی جگہ پر مغربی مادی فلسفہ کو رائج کرنا۔

دوسرا اثر:

اسلامی شریعت کو صرف حکومت ہی سے دور نہیں کرنا بلکہ تربیت وتعلیم اور اخلاق ہر میدان سے دور کرنا۔

اور اس کی جگہ مغربی قوانین ونظام اور کلچر کو رائج کرنا جو یونانی فلسفہ، مادیت پرستی، لا دینی اور استغلالی فکر پر قائم ہو۔

تیسرا اثر:

دینی مناسبات کو مادی خوشی میں تبدیل کر دیا تاکہ یہ مناسبات ان کی تجارتی منڈیوں کی کمائی کا ذریعے بن جائیں۔

جیسا کہ موسم حج، عیدین اور دیگر بدعتی عیدوں وتہواروں کے موقع پر ہوتا ہے۔

چنانچہ ماہ رمضان اور عید الفطر جو کہ تقوی وطہارت اور نیکی و عبادت کا مہینہ ہے اسے مغربیت زدہ کلچر نے کھانے پینے اور پہننے کا موسم بنا دیا ہے۔

بلکہ فسق وفجور کے دلدادوں کیلئے ایک سامان مہیا کر دیا ہے جب کہ مسلم عورتیں باریک اور شفاف نیم عریاں لباس زیب تن کر کے گھومتی ہیں۔

اسی طرح عبادت سے دور کرنے والے مسابقات میں نوجوانوں کو پھنسا کر رکھا جاتا ہے، جہاں بہت ساری کمپنیاں اپنے سامانوں کا پرچار کر کے مارکٹ میں اپنا ویلیو بڑھا رہی ہوتی ہیں۔

یہی عالمگیریت ہے جس سے آپ واقف نہیں ہیں۔

چوتھا اثر:

مسلم ممالک میں جہاں بھی الحادی اور لادینی فاجر طاقتیں پائی جاتی ہیں انہیں آزادی، حریت اعتقاد اور حقوق انسان کے نام پر عالمی اداروں کی طرف سے تحفظ دیا جاتا ہے۔

اور پھر انہیں لادینی لبرل طاقتوں سے یہ ادارے اپنی مصلحت میں کام لیتے ہیں چنانچہ یہ لوگ مسلم ملک میں رہ کر اندر سے اسلامی شناخت اور پہچان کو مٹانے کی ہر کوشش کرتے ہیں، اسلامی تہذیب وثقافت اور اسلامی شریعت کے اندر شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں، بطور خاص ان معاملات میں جن میں مرد وخواتین کا اشتراک ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ اس وقت یہ عام زد زبان ہوگئی ہے کہ مسلم معاشرہ مرد غالب معاشرہ ہے، اس

لئے ضروری ہے کہ اس سوچ کو ختم کیا جائے۔

اسکے لئے یہ لوگ اس حد تک آگے نکل چکے تھے کہ عربی زبان وقواعد سے مذکر کی ضمیریں نکالنے کا مطالبہ کرنے لگے تھے، کیونکہ اس سے مرد وعورت کے درمیان فرق امتیاز کا گمان پیدا ہوتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی مطالبہ کرنے لگے کہ مرد کو چھوڑ کر اب عورتوں کی طرف نسبت کرنی چاہئے اور تمام قسم کے شناختی کارڈ میں ماں کے ساتھ نام لکھنا چاہیئے۔

میں کہتا ہوں کہ جو اس نعرے کی موافقت کرے اس کا نام ضرور اس کی ماں کے ساتھ پکاریں۔

* عالمگیریت کا سب خطرناک اور نقصان دہ اثر:

اس کا خطرناک اثر دینی نسبت اور ان حقائق کو مشکوک بنانا ہے جن پر دین کی بنیاد قائم ہے، یعنی کتاب وسنت جیسے قطعی نصوص جن پر ہمارے دین اور عقیدے کی بنیاد قائم ہے۔

کیونکہ ہمارا یقین ہے کہ ہمارے یہ قطعی نصوص تحریف وتبدیل سے محفوظ ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: (إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ [41] لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ) ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس نصیحت کے ساتھ کفر کیا، جب وہ ان کے پاس آئی (وہ بھی ہم پر مخفی نہیں ہیں) اور بلاشبہ یہ یقینا ایک باعزت کتاب ہے۔ [41] اس کے پاس باطل نہ اس

کے آگے سے آتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے، ایک کمال حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔ (فصلت: ۴۲)۔

* یہ ہمارے ان دینی بنیادوں کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں، یہ فلسفیانہ اور منطقی موشگافی بگھاڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ حقائق نسبتی ہوتے ہیں، یعنی جیسے آپ خطا کار ہوتے سکتے ایسے ہی ساری چیزوں میں خطا کا امکان ہے، حتی کہ یہ اس طرح کے موضوعات پر مقالہ نگاری کرتے ہیں اور اس پر مسابقہ کرتے ہیں، مثلا:

کیا مجد و شرف نسبتی ہے یا نہیں؟

کیا مسلم خاتون بھی اس شرف کو حاصل کرسکتی ہے؟

آپ ممکن ہے ایسی چیزوں کو دیکھیں اور عادی ہوجائیں پھر اس پر بالکل نکیر نہ کریں کیونکہ اسکے عادی ہوچکے ہیں۔

بالکل ایسے ہی جیسے کہ کہیں کھلی جگہ پر بڑے بڑے اسکرین پر سجی ہوئی شراب کی محفل دیکھیں یا حقیقت میں دیکھیں کہ لوگ شراب نوشی کررہے ہیں لیکن آپ اس پر نکیر نہ کریں، اور اسلئے اس پر نکیر نہیں کررہے ہیں کیونکہ دیکھ دیکھ کر اس کے عادی ہوچکے ہیں۔

* یہ لوگ انسان کی شخصی آزادی پر زیادہ توجہ دیتے ہیں، کیونکہ اسکا اثر اور نتیجہ طویل الامد ہوتا ہے کہ ایک انسان جب آزاد پسند ہوجاتا ہے تو وہ دین واخلاق اور تمام معاشرتی واخلاقی رسم و

رواج سے ہاتھ دھولیتا ہے۔

پھر وہ لوگوں کے سامنے کسی اجنبی لڑکی کو اپنی گود میں بٹھائے یا کندھے پر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا حتی کہ کوئی اسکی بہن کو اپنی ران پر بٹھالے، اس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اسکی غیرت مردہ ہو چکی ہے۔

* ماسونیت کا آخری خواب معاشرے کو بد دین بنانا ہے!

ماسونیت کا یہ آخری خواب ہے جسے آج کا نوجوان پورا کر رہا ہے کہ وہ دین واخلاق سے عاری ہو جائے، اس کے اندر سے غیرت کا فقدان ہو جائے، دینی واخلاقی شعور مر جائے۔ اور یہ سب کو آزادی کے نام پر کرایا جاتا ہے۔

انسان کی خود داری، عزت نفس اور غیرت سب کچھ شخصی آزادی کے نام پر مٹ جاتی ہیں یہاں تک کہ اسے یہ بھی احساس نہیں رہ جاتا کہ مرد وعورت کے تعلقات اور میل جول کے کیا آداب وقیود ہیں۔

*نجات اور سکون صرف دین محمد ہی میں ہے:

* دین محمدیہ کے پیروکارو! نجات اور سکون صرف دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں ہے، یہ دین خواہشات اور شہوتوں پر مبنی نہیں ہے، نہ کسی جماعت وتنظیم کے اصولوں پر قائم ہے اور نہ ہی کسی بانی کی رائے اور نہ کسی مفکر کی فکر پر قائم ہے۔

دین محمد کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم ہے، اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اور منشا پر قائم ہے، اور اللہ اور اسکے رسول کی مراد اور منشا ہم صحابہ کے فہم سے حاصل کر سکتے ہیں، کسی دوسرے کی رائے اور فہم کی طرف رجوع نہیں کریں گے۔۔

میں اللہ رب العالمین سے دعا گو ہوں کہ رب العزت ہم سب کو دین حق پر قائم رکھ، ہماری صحیح رہنمائی فرما، اپنی رحمت کی وسعتوں سے ہمیں ڈھانپ لے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، ہمارے وطن نیز سارے مسلم ممالک کو تمام ظاہری و باطنی شر و رو فتن سے محفوظ رکھ، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

و باللہ التوفیق، وصلی اللہ وسلم و بارک علی نبینا محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔



فہرست موضوعات

موضوعات	صفحہ

